از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 اگست 2000

سٹیٹ آف کرناٹکا

بنام

کے کرشنن

[کے ٹی تھامس اور آر پی سیٹھی، جسٹس صاحبان]

کرناٹکا فاریسٹ ایکٹ، 1963:

دفعہ 62-جنگلاتی پیداوار- غیر مجاز نقل و حمل- گاڑی کے ساتھ ضبط شدہ-بینک گارنٹی پیش کرنے پر گاڑی کو چھوڑنے کی ہدایت دینے والا مجاز افسر- مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت چیلنج کردہ حکم-عدالت عالیہ نے حکم میں ترمیم کرتے ہوئے اور ضمانت دینے پر گاڑی کو چھوڑنے کی ہدایت دی- حکم قرار دیا گیا، حکم قانون کے منافی ہے- جنگل کے جرم میں استعمال ہونے والی گاڑی جب ضبط کی جاتی ہے، تو عام طور پر ضبطی کارروائی سمیت تمام کارروائیوں کے اختتام تک واپس نہیں کی جائے گی- غیر معمولی وجوہات کی بناء پر بینک گارنٹی پیش کرنا کم از کم شرط ہونی چاہیے- مجموعی ضابطہ فوجداری دفعہ 482 کے تحت عدالت عالیہ کے اختیار پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی جانی چاہیے۔اس معاملے میں۔

ایک جیپ اور ایک لاری کے ساتھ کچھ جنگلاتی پیداوار، جو کرناٹکا فاریسٹ ایکٹ 1963 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے منتقل کی جارہی تھی، کو رینج فاریسٹ آفیسر نے ضبط کر لیا۔ مدعاعلیہ نے عبوری تحویل میں اسے جیپ کی رہائی کے لیے درخواست دائر کی۔ مجاز افسر نے حکم دیا کہ گاڑی کو مدعاعلیہ کو چھوڑ دیا جائے، اس شرط کے ساتھ کہ مدعاعلیہ ناقابل تنسیخ بینک گارنٹی پیش کرے۔ مدعاعلیہ نے مجاز افسر کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور گاڑی کو غیر مشروط طور پر جاری کرنے کے لیے مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ نے ہدایت دی کہ بینک گارنٹی سے متعلق مجاز افسر کے حکم میں ترمیم کی جائے گی اور مدعاعلیہ جیپ کی عبوری تحویل حاصل کرنے کے مقصد سے دو ضمانتیں پیش کرے گا۔ ناراض ہو کر ریاستی حکومت نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

حکم ہوا کہ: 1.1. اعتراض شدہ حکم قانون کے منافی ہے۔ مجاز افسر اور عدالت عالیہ دونوں کی طرف سے اپنایا گیا نقطہ نظر جنگلات کی اہمیت اور اس مقصد کے مقصد کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا ہے جس کے لیے کرناٹکا فاریسٹ ایکٹ 1963 بنایا گیا تھا۔ جب کسی گاڑی کو اس الزام پر ضبط کیا جاتا ہے کہ اسے جنگل کے جرم کے ارتکاب کے لیے استعمال کیا گیا تھا، تو اسے عام طور پر کسی فریق کو اس طرح کے جرم کے سلسلے میں تمام کارروائیوں کے اختتام تک واپس نہیں کیا جائے گا، بشمول ضبطی کارروائی، اگر کوئی ہو۔ بہر حال، اگر کسی غیر معمولی وجہ سے عدالت اس طرح کے زیر التواء کے دوران گاڑی کو دوبارہ پٹہ پر دینے کی طرف مائل ہے، تو بینک گارنٹی فراہم کرنا کم از کم شرط ہونی چاہیے۔ کوئی بھی فریق اس تاثر میں نہیں ہو گا کہ گاڑی کا دوبارہ پٹہ آسان شرائط پر ممکن ہو گا، جب ایسی گاڑی پر جنگل کے جرم میں ملوث ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔

[494 G-H; 495 B]

1.2. جس مقصد کے لیے ایکٹ نافذ کیا گیا تھا اس کے حصول کے مقاصد کے لیے ایکٹ کی توضیعات کی سختی سے تعمیل اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ضبط شدہ جائیداد کے حوالے سے معاملے میں لبرل نقطہ نظر، جو ضبط کرنے کے قابل ہے، غیر ضروری ہے کیونکہ اس سے ایکٹ کی توضیعات کو مایوس کرنے کا امکان ہے۔ جنگلاتی پیداوار یا جنگلاتی جرم میں استعمال ہونے والی جائیداد کو جاری کرنے کا حکم منظور کرنے سے پہلے، مجاز افسر یا اپیلیٹ اتھارٹی کو ان وجوہات کی وضاحت کرنی ہوتی ہے جو اس طرح کی رہائی کا جواز پیش کرتی ہیں، بظاہر، پہلی نظر میں اس طرح کی جنگلاتی پیداوار یا جائیداد کے امکان کو خارج کرتے ہیں۔ بالآخر ضبط کیا جا رہا ہے۔ [494 C-D]

1.3. چونکہ اپیل کنندہ ریاست نے مجاز افسر کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی درخواست نہیں کی ہے، اس لیے یہ عدالت اس معاملے سے مزید نمٹنے سے گریز کرتی ہے، حالانکہ عدالت اس کی منظوری نہیں دیتی۔ مزید برآں، عدالت کو اس معاملے میں مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت عدالت عالیہ کے اختیارات کے حوالے سے اپنے تحفظات ہیں۔

[495 C]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 668، سال 2000۔

فوجداری پٹیشن نمبر 2852، سال 1999 میں کرناٹکا عدالت عالیہ کے 11.10.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے این پی میدھا اور این گنپتی۔

عدالت کا فیصلہ سیٹھی، جسٹس کی طرف سے دیا گیا۔

اجازت دی گئی۔

KLI 3839 رجسٹریشن نمبر والی جیپ اور KA-21-2071 رجسٹریشن نمبر کے ساتھ لاری کو شری پدمنا بھ گوڑا، رینج فاریسٹ آفیسر، پٹور نے 3.9.1997 پر چھ کرال بھوگی تنوں کے ساتھ ضبط کیا، ایک جنگلاتی پیداوار جسے کرناٹکا فاریسٹ ایکٹ، 1963 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) کی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اجازت نامے کے بغیر منتقل کیا جارہا تھا۔ کیس نمبر 97-199/96 کے اندراج کے بعد، ضبط شدہ لکڑی کے ساتھ گاڑیوں کو ایکٹ کی دفعہ A-71 کے تحت کارروائی کرنے کے لیے مجاز افسر (ڈپٹی کنزرویٹر آف فاریسٹ، منگلور ڈویژن، منگلور) کے سامنے پیش کیا گیا۔ 6.2.1997 کے حکم کے تحت رینج فاریسٹ آفیسر، پتور کو اگلے حکم تک گاڑیوں اور تنوں کو اپنی محفوظ تحویل میں رکھنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ لاری کے مالک نے اپنی گاڑی کو چھوڑنے کے لیے درخواست دائر کی جسے 14.5.1997 کو مسترد کر دیا گیا۔ تاہم، 11.7.1997 کی تاریخ کے حکم نامے کے ذریعے، ایڈیشنل سیشن جج، ڈی کے منگلور نے فوجداری اپیل نمبر 52، سال 1997 میں، مذکورہ لاری کو اس کے اندراج شدہ مالک کو عبوری تحویل میں دے دیا گیا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے ایک درخواست دائر کی جس میں اس سے گاڑی کو عبوری تحویل میں چھوڑنے کی درخواست کی گئی۔ **آر سی بک** پیش کرنے پر KLI 3839 رجسٹریشن نمبر والی جیپ کو درج ذیل شرائط کے تحت مدعاعلیہ کی عبوری تحویل میں رہا کرنے کا حکم دیا گیا تھا:

> "1. درخواست دہندہ کو شیڈول بینک سے 85,000 روپے کی ناقابل تنسیخ بینک گارنٹی پیش کرنی ہوگی جو جیپ کے خلاف چارج کیے گئے کیس کے نمٹانے تک وقتاً فوقتاً قابل تجدید ہوگی۔
>
> 2. درخواست گزار گاڑی کو الگ نہیں کرے گا یا کیس کے نمٹارے تک گاڑی کی شناخت تبدیل نہیں کرے گا۔
>
> 3. درخواست دہندہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ یا اگلے کام کے دن گاڑی پیش کرے گا اگر پہلی کو تعطیل ہوتی ہے تو اس عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔"

مذکورہ حکم سے مطمئن نہ ہو کر، مدعاعلیہ نے کرناٹکا کی عدالت عالیہ میں مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں مجاز افسر کے ذریعے منظور کردہ 15.9.1999 کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور گاڑی کو غیر مشروط طور پر چھوڑنے کی درخواست کی گئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے SPP کو نوٹس لینے کی ہدایت کی اور اس کے فوراً بعد اس حکم کو منظور کیا جس کے ذریعے یہ ہدایت کی گئی تھی کہ مجاز افسر کے حکم میں جہاں تک بینک گارنٹی سے متعلق

ہے اس میں ترمیم کی جائے گی اور جواب دہندہ جیپ کی عبوری تحویل حاصل کرنے کے مقصد کے لیے اتھارٹی کے اطمینان کے لیے صرف دو محفوظ ضمانتیں پیش کرے گا، ہر ایک کی حد 1,50,000 روپے تک۔

ناراضگی محسوس کرتے ہوئے ریاست کرناٹکا نے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دائر کی ہے۔

یہ ایکٹ ریاست کرناٹکا میں جنگلات اور جنگلات کی پیداوار سے متعلق قانون کو مستحکم کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا جس کا بنیادی مقصد ریاست میں جنگلات اور ان کی پیداوار کا تحفظ اور تحفظ کرنا تھا۔

جنگلات کی پیداوار کو دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (7) کے تحت اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"2(7)" جنگلاتی پیداوار میں شامل ہیں-

(a) درج ذیل، چاہے وہ جنگل میں پائے جائیں یا لائے گئے ہوں یا نہیں، یعنی:

لکڑی، کوئلہ، ربڑ، کتھا، چندن کی لوٹیکائی (کیپرس مونی)، لکڑی کا تیل، چندن کا تیل، رال، ربڑ کا رس، قدرتی وارنش، چھال، لاکھ، مہوا یا آیپی (بیسیلیٹیفولیا) پھول اور بیج، پروسوپس، جولیفورا، کتھ، اور ٹیمبورنی یا ٹپرا (ڈیوسپیروس-میلانوکسیلون) کے پتے، روشا، (ٹرمینلیا چیبولیا، ٹرمینل بیلریکا فلینتھ) ایمبلیکا، رام پترے اور شگاکائی؛ اور

(b) مندرجہ ذیل جب جنگل میں پائے جاتے ہیں، یا لائے جاتے ہیں یعنی:

(i) درخت اور پتے، پھول اور پھل و دیگر تمام حصے یا درختوں کے بارے میں ذکر کرنے سے پہلے یہاں پیدا نہیں ہوتے ہیں۔

((b) پودے نہ کہ درخت، (بشمول گھاس، بیل، سرنگیں اور کیچڑ)، اور ایسے پودوں کی پیداوار کے تمام حصے۔

((3) جنگلی جانور اور مور اور کھالیں، دانت، سینگ، ہڈیاں، ریشم کے کوکون، شہد اور موم و دیگر تمام حصے یا جنگلی جانوروں، مٹر کے پرندوں اور کیڑوں کی پیداوار؛ اور

((iv) تر، سطح کی مٹی، چٹان، اور معدنیات (بشمول چونا پتھر)، لیٹرائٹ، معدنی تیل، اور کانوں یا کانوں کی تمام مصنوعات؛ اور

(آئوا) کو کوا کے دانے یا پھل، گارسینیا کے پھل، کانٹے دار بانس، ہلمڈی، رالدھوپا اور کالدھوپا؛

(v) جنگلات کی ایسی دیگر مصنوعات جنہیں ریاستی حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے جنگلاتی پیداوار قرار دے سکتی ہے۔

ایکٹ کے باب VI میں نقل وحمل میں لکڑی و دیگر جنگلاتی پیداوار پر قابو پانے کا التزام کیا گیا ہے۔ مجاز افسر کو کسی بھی جنگلاتی پیداوار کے سلسلے میں کسی جرم کے ارتکاب کے سلسلے میں استعمال ہونے والے تمام اوزار، کشتیاں، گاڑیاں یا مویشی یا کسی بھی دوسری جائیداد کے ساتھ کسی بھی جنگلاتی پیداوار کو ضبط کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ایک مجاز افسر کے پاس دفعہ 62 کے تحت ضبط شدہ جائیداد کو چھوڑنے کا بھی اختیار ہوتا ہے۔ تمام لکڑی یا جنگل کی پیداوار، جو حکومت کی ملکیت نہیں ہے اور جس کے سلسلے میں جنگل کا جرم کیا گیا ہے اور کسی بھی جنگل کے جرم کے ارتکاب میں استعمال ہونے والے تمام اوزار، کشتیاں، گاڑیاں اور مویشی ریاستی حکومت کو ضبط کرنے کے ذمہ دار ہیں، بشرطیکہ ایکٹ کی دفعہ 71 G کی توضیعات ہوں۔ دفعہ 71A جنگلات افسر کو بعض معاملات میں ضبط شدہ جائیداد کو ضبط کرنے کا حکم دینے کا اختیار دیتی ہے۔ دفعہ 71A یا دفعہ 71C کے تحت منظور کردہ حکم سے متاثر کسی بھی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس علاقے پر دائرہ اختیار رکھنے والے سیشن جج کے پاس اپیل دائر کرے جس میں وہ جائیداد ضبط کی گئی ہے جس سے حکم کا تعلق ہے۔

اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے پیش کیا ہے اور ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ جس مقصد کے لیے ایکٹ نافذ کیا گیا تھا اس کے حصول کے مقاصد کے لیے ایکٹ کی توضیعات کی سختی سے تعمیل اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ضبط شدہ جائیداد کے حوالے سے معاملے میں لبرل نقطہ نظر، جو ضبط کرنے کے قابل ہے، غیر ضروری ہے کیونکہ اس سے ایکٹ کی توضیعات کو مایوس کرنے کا امکان ہے۔ جنگلاتی پیداوار یا جنگلاتی جرم میں استعمال ہونے والی جائیداد کو جاری کرنے کا حکم منظور کرنے سے پہلے، مجاز افسر یا اپیلٹ اتھارٹی کو ان وجوہات کی وضاحت کرنی ہوتی ہے جو اس طرح کی رہائی کا جواز پیش کرتی ہیں، بظاہر، پہلی نظر میں اس طرح کی جنگلاتی پیداوار یا جائیداد کے امکان کو خارج کرتے ہیں۔ بالآخر ضبط کیا جارہا ہے۔ عام طور پر، اس لیے، کسی بھی جنگل کی پیداوار اور اوزار، کشتیاں، گاڑیاں، مویشی وغیرہ، جو جنگل کے جرم کے ارتکاب میں استعمال ہوتے ہیں، جو ضبط کیے جانے کے قابل ہیں، جاری نہیں کیے جانے چاہئیں۔ تاہم، یہ اپیلیٹ اتھارٹی سمیت ایکٹ کے تحت افسران اور حکام کو ہر معاملے کے حالات میں مناسب احکامات جاری کرنے سے نہیں روکتا بلکہ صرف درست وجوہات بیان کرنے کے بعد۔ اس معاملے میں آزادانہ نقطہ نظر جنگل اور اس کی پیداوار کے حوالے سے مزید جرائم کے ارتکاب کو برقرار رکھے گا، جو اگر محفوظ نہیں کیا گیا تو یقینی طور پر مادر زمین اور اس کے آس پاس کے ماحول کو متاثر کرے گا۔ عدالت عالیان اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتیں اور جنگلات اور ان کی پیداوار دونوں کے تحفظ اور تحفظ کے مقاصد

کے لیے بنائے گئے ایکٹ میں مذکور اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز نہیں کر سکتیں۔ جنگلات نہ صرف ملک کی قدرتی دولت ہیں بلکہ صاف ستھرا اور غیر آلودہ ماحول فراہم کر کے انسانی زندگی کے محافظ بھی ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ جب کوئی گاڑی اس الزام پر ضبط کی جاتی ہے کہ اسے جنگل کے جرم کے ارتکاب کے لیے استعمال کیا گیا تھا، تو وہ عام طور پر کسی فریق کو اس طرح کے جرم کے سلسلے میں تمام کارروائیوں کے اختتام تک واپس نہیں کی جائے گی، بشمول ضبطی کی کارروائی، اگر کوئی ہو۔ بہر حال، اگر کسی غیر معمولی وجہ سے عدالت اس طرح کے زیر التواء کے دوران گاڑی کو چھوڑنے کی طرف مائل ہے، تو بینک گارنٹی فراہم کرنا کم از کم شرط ہونی چاہیے۔ کوئی بھی فریق اس تاثر میں نہیں ہو گا کہ گاڑی کو آسان شرائط پر چھوڑنا ممکن ہو گا، جب ایسی گاڑی پر جنگل کے جرم میں ملوث ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اس طرح کی کوئی بھی آسان رہائی جنگل کے مجرموں کو اس طرح کے جرائم کو دہرانے کے لیے آمادہ کرے گی۔ اس کا نقصان جنگلات ہوں گے کیونکہ آنے والے سالوں تک اس کی بھرپائی نہیں کی جاسکتی۔

مجاز افسر اور عدالت عالیہ دونوں کی طرف سے اپنایا گیا نقطہ نظر جنگلات کی اہمیت اور اس مقصد کے مقصد کو مکمل طور پر نظر انداز کرتا ہے جس کے لیے ایکٹ بنایا گیا تھا۔ چونکہ اپیل کنندہ ریاست نے مجاز افسر کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی درخواست نہیں کی ہے اس لیے ہم اس سے نمٹنے سے گریز کرتے ہیں حالانکہ ہم اسے منظور نہیں کرتے۔ تاہم، ہم مطمئن ہیں کہ عدالت عالیہ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت درخواست کو نمٹاتے ہوئے ایک بہت ہی غیر معمولی نقطہ نظر اپنایا تھا۔ اس کے علاوہ جو حکم اعتراض کیا گیا ہے وہ قانون کے منافی ہے، اس معاملے میں مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 482 کے تحت عدالت عالیہ کے اختیارات کے حوالے سے ہمارے تحفظات ہیں جن کا ہم اس معاملے میں اظہار نہیں کرتے ہیں۔

ان حالات میں، اپیل کی منظوری دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

آر۔پی۔ **اپیل کی منظوری دی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document